سرکاری رپورٹ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　تیسرا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 23 فروری 1997ء بمطابق 15 شوال 1417 ہجری بروز اتوار

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۴
۲	چیئر مینوں کے پینل کا اعلان	۵
۳	تعزیتی قرارداد (عطاشاد مرحوم)	۵
۴	قرارداد آئین کے آرٹیکل 130 (شق 3) کے تحت پیش کنندہ سردار فتح علی عمرانی قرارداد کی منظوری اور معزز اراکین اسمبلی کا اظہار خیال اور وزیر اعلیٰ (قائد ایوان) کا خطاب	۶
۵	گورنر بلوچستان کا حکم	۵۳

سرکاری رپورٹ تیسرا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا تیسرا اجلاس مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۵ شوال ۱۴۱۷ ہجری (بروز اتوار) بوقت گیارہ بجکر پندرہ منٹ (صبح) زیر صدارت میر عبدالجبار، اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحئی اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الملک وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قدیر ○ نِالَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْمَوْتِ وَالْحَیٰوۃِ لیبلوکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وھوالعزیز الغفور ○

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے۔ (بڑا بابرکت ہے وہ) خدائے بااختیار۔ جس کے ہاتھ میں (دنیا جہان کی) سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے۔ جس نے سات آسمان بنا دیئے (اے دیکھنے والے) بھلا تجھکو (خدائے) رحمٰن کی (اس) صنعت میں کوئی کسر دکھائی دیتی ہے۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

میر جان محمد جمالی جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر جناب ایک مرتبہ سیکرٹری صاحب چیئرمین پینل کا اعلان کریں اس کے بعد آپ کر سکتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔ اور اس کے بعد کوئی درخواست ہو تو وہ بھی پڑھ دیجئے۔

سیکرٹری اسمبلی بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ ۱۲ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے آج کے اجلاس کے لئے الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱) جناب شیخ جعفر خان مندوخیل

۲) جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

۳) جناب عبدالکریم نوشیروانی

۴) جناب سردار نثار علی۔

جناب اسپیکر اگر کوئی رخصت کی درخواست ہو تو وہ پڑھ لیں۔

نہیں ہے۔

جان محمد جمالی صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

میر جان محمد جمالی جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے اور قائد ایوان اور آپ کے توسط سے ان سے گزارش ہے کہ ایک تعزیتی قرار داد میں لانا چاہتا ہوں۔ مجھے اجازت دی جائے تاکہ میں اسے ایک مرتبہ پڑھ سکوں عطا شاد مرحوم ایک شاعر۔ ادیب صحافی اور ایک دانشور جو بلوچستان کے حوالے سے بڑا نام اور شناخت تھی۔ منفرد لہجہ کا ایک بہت بڑا شاعر جس نے بلوچی شاعری میں بھی عظیم تر نظمیں لکھیں اور جسے عالمی ادبی حلقوں میں بلوچستان کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ یہاں ہم مرحوم عطا شاد کی شعر و سخن کے حلقوں میں پہچان تھی وہاں بلوچستان کے ادیب شاعروں اور دانشوروں کو ادبی حلقوں میں بھی متعارف کرانے میں ان کی خدمات سے انحراف ممکن نہیں مرحوم نہ صرف بلوچستان کے لئے سرمایہ تھے بلکہ ان کی وفات سے ادبی

حلقوں میں ایک بہت بڑا خلا محسوس کیا جا رہا ہے۔ شدید انسانی جذبوں کے اس سخن ور کو ہم بلوچستانی ایک عرصہ تک یاد کرتے رہیں گے۔ میں معزز ایوان سے استدعا کرتا ہوں کہ ہم اس بلوچستانی سخن ور کا حق ادا کرتے ہوئے دعائے مغفرت کریں اور تعزیتی قرار داد منظور کریں۔ اور اس کی خدمات کے اعتراف میں انسکب روڈ کا نام شارع عطا شاد رکھا جائے اس کے علاوہ ان کے لواحقین کیلئے تاحیات وظیفہ مقرر کیا جائے۔

جناب اسپیکر اس سے قبل کہ قرار داد پر بحث ہو میں مولانا عبدالواسع صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ان کیلئے فاتحہ پڑھ دیں باقی اسے بعد میں لیجسلیشن میں دیکھ لیں گے۔

(مرحوم عطا شاد کیلئے ایوان میں فاتحہ خوانی کی گئی)۔

جناب اسپیکر اس قرار داد کو بعد میں انشاء اللہ دیکھ لیں گے۔ اس پر بحث ہوگی بڑی مہربانی۔ اب آرڈر آف دی ڈے پر آئین کے آرٹیکل ۱۳۰ کی شق (۲) کے تحت مشترکہ قرار داد منجانب حاجی علی محمد نوتیزئی، مولوی امیر زمان، محمد اسلم گچکی، بسم اللہ خان کاکڑ اور سردار فتح علی عمرانی محرکین میں سے کوئی ایک صاحب اپنی قرار داد پیش کر دے۔ جناب سردار فتح علی صاحب آپ قرار داد پڑھ دیں۔

سردار فتح علی عمرانی جناب والا۔ قرار داد یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی جناب سردار محمد اختر مینگل وزیر اعلیٰ بلوچستان پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔

جناب اسپیکر قرار داد یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی جناب سردار محمد اختر مینگل وزیر اعلیٰ بلوچستان پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔ جو اراکین اسمبلی اس قرار داد کے حق میں ہیں وہ برائے مہربانی اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔ گنتی کیجئے جناب سیکرٹری اسمبلی چلئے جلدی کیجئے۔ (گنتی کی گئی)۔

جناب اسپیکر گنتی کے مطابق ۲۶ (چھبیس) ارکان نے سردار محمد اختر مینگل کے حق میں اعتماد کا ووٹ دیا ہے۔ (ڈیسک بجائے گئے) اگر کسی معزز رکن نے ارشاد فرمانا ہوں تو اجازت ہے سلیم اکبر بگٹی۔

جناب اسپیکر   نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی۔

نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی   (بلوچی) ترجمہ۔

جناب میں سردار محمد اختر مینگل صاحب کو وزیراعلیٰ منتخب ہونے پر مبارک باد دیتا ہوں۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ سردار صاحب بلوچستان کے حقوق کے لیے ہر سطح پر بات کریں گے اور وہ صوبہ بلوچستان میں جو کچھ ہوتا رہا ہے اور جیسے پہلے حالات رہے ہیں ان کو وہ خوش اسلوبی سے کنٹرول کریں گے ہم انشاء اللہ ہر مشکل اور کڑے وقت میں اور نیز ہر اچھے موقع پر ان کے ساتھ رہے ہیں اور رہیں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر   عبدالرحیم مندوخیل۔

عبدالرحیم خان مندوخیل   (پشتو) ترجمہ۔

محترم اسپیکر صاحب۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور بلاشبہ آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے کہ میں سردار محمد اختر مینگل صاحب کو وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں پرسوں یعنی ۲۱ فروری اور کل مورخہ ۲۲ فروری کو ہم نے جو تقاریر کی تھیں اور جن توقعات اور مقاصد کیلئے ہم اُمید رکھتے تھے ان کے مطابق ہی ہم یہاں اپنی توقعات ان سے وابستہ کرتے ہیں۔ اور ان بنیاد پر ہمارے صوبے میں قومی جمہوری مسائل کے حل کے لئے وہ اقدامات اٹھائیں گے تو یہ بڑی اچھی بات ہوگی وگرنہ ایسا نہ ہوا تو اس کے نتیجے میں صوبہ اور اس میں رہنے والے عوام اور قومیتیں خسارہ میں رہیں گے ایک اور بات کا اضافہ میں کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ این ایف سی ایوارڈز (مداخلت)

پرنس موسیٰ جان   پوائنٹ آف آرڈر۔ ہم نہیں سمجھ رہے ہیں وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل   یہ بڑی اچھی بات ہے چاہیے تو یہ تھا کہ آئندہ کے لئے ان تقاریر کا ترجمہ کیا جائے پشتو سے اُردو۔ بلوچی سے پشتو۔ اور بروہی میرا مقصد ہے کہ آئندہ کے لئے اس کا انتظام ہونا چاہیے۔ بہرحال۔

جناب اسپیکر   صرف آج کے لئے میں نے آپ دونوں صاحبان کو اجازت دی ہے آئندہ جو بھی کارروائی ہوگی وہ انشاء اللہ اُردو اور انگریزی میں ہوگی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل   جی درست فرمایا آپ نے آئندہ کے لئے ہم ایسے قواعد بنائیں گے ایسی کوئی بات نہیں ہے اور یہ نہ تو گناہ ہے کہ تقریر بلوچی میں اور نہ ہی یہ گناہ ہے کہ پشتو میں تقریر ہو یہ تو ان دونوں قوموں کی زبانیں ہیں ان کا احترام ہونا چاہیئے۔

این ایف سی ایوارڈ جو بنایا گیا ہے اس کی طرف میں وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ ایوارڈ منتخب حکومت کی غیر موجودگی میں نگران حکومت نے ہنگامی حالات میں ترتیب دیا این ایف سی ایوارڈ جو آئندہ پانچ سال تک اس صوبے کے حقوق پر اثر انداز ہوگا اس صوبے کو جو رقم اسلام آباد کے کامن پول سے آئینی طور پر دی جاتی ہے ایسے ہے جو آئندہ پانچ سال تک ہمارے حقوق کو متاثر کرے گا ہم نہیں جانتے کہ یہ این ایف سی ایوارڈ کس نے اور کیونکر بنایا اور ترتیب دیا۔ آیا ان کو اس صوبے کے عوام کی حمایت حاصل ہے بھی کہ نہیں ؟ میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے کہتا ہوں کہ این ایف سی ایوارڈ کو قطعاً ہماری حمایت حاصل نہیں ہے تاوقت کہ یہ این ایف سی ایوارڈ اس معزز اسمبلی میں پیش نہ کیا جائے اور اسکی منظوری نہ دی تو ہم قطعی طور پر موجودہ منظور شدہ این ایف سی ایوارڈ کی حمایت نہیں کرتے ہیں لہٰذا میں اپنے پارلیمنٹ کے نمائندوں یعنی سینٹ اور قومی اسمبلی اور قومی اسمبلی کے معزز اراکین سے یہ درخواست کرونگا کہ اس پر واضح موقف اختیار کریں ہم حکومت سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ صوبائی حکومت این ایف سی ایوارڈ کو اس وقت تک منظور نہیں کرے گی تا وقت کہ اس معزز ایوان نے اس پر بحث نہ کی ہو جو باہمی ہم نے کی ہر وہ ابتدائی طور پر ایک اچھے آغاز کی خاطر کی اس پر برابری۔ برادرانہ اور جمہوری اصولوں کے تحت ہم جدوجہد کریں گے اور وفاق سے اپنے حقوق حاصل کرینگے ایک بار پھر میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر   بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر   بسم اللہ کاکڑ

بسم اللہ خان کاکڑ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میں جناب محمد اختر مینگل کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر مبارک باد دیتے ہوئے وہ بات میں کہوں گا جو اس صوبے کے عوام اور ان کی ترقی سے متعلق ہیں ہم نے جو اعتماد کرتے ہوئے ان کو ووٹ دیا کل بھی میں نے اشارہ کیا تھا کہ بلوچستان کی بڑی جماعت طویل سیاسی اور کٹھن اور انہیں ایسے پرانے سیاسی کارکنوں کی تائید حاصل ہے جن کے پاس ایک منشور ہے جن کے پاس ایک مقصد ہے وہ بجا طور پر یہ کہتے ہیں کہ کچھ توقعات سے ان کو وزیراعلیٰ بنایا گیا ہے ان کے علم میں جو میں پہلی بات لانا چاہتا ہوں کہ پچھلی حکومت کے دوران اس صوبے میں کرپشن اس حد تک بڑھ چکی تھی کہ معتبر رسالے نیوز لائن نے ٹائیٹل بنا کر لکھا کہ:۔

کہ مہاراجہ اور راجا اس غریب ترین صوبے کے علاقوں کو بطور راج واڑوں کے تقسیم کیا گیا تھا۔ اس چیز کو جناب وزیر اعلیٰ صاحب کیسے کنٹرول کریں گے اور کیسے ؟۔ بلوچستان کے عوام کو یہ احساس دلائینگے کہ ہم راج واڑے نہیں ہیں اور یہاں کسی راجہ کی حکمرانی نہیں ہے۔ آپ کے منتخب کیے ہوئے لوگ جو آپ نے منتخب کئے ہیں ان کی حکمرانی ہے۔ تو میں چاہوں گا کہ وہ اس پر توجہ دیں۔ دوسری چیز جناب رحیم مندوخیل اور بہت سے دوستوں نے فرمایا این ایف سی ایوارڈ کے بارے میں مرکز سے امداد کے بارے میں بلوچستان کے ترقیاتی کام کے حوالے سے تو بلوچستان میں عام سی بات ہے کہ ترقی کے کام وہاں ہوتے ہیں جہاں امن ہو آج بھی بلوچستان میں ایسے علاقے ہیں بہت سے سرکاری اہل کار نوکری سے برخاست ہونے کو ترجیح دیتے ہیں اور ان علاقوں میں نہیں جانا چاہتے ہیں اور آپ کی جو ایجنسیاں اور امداد کرنے والے ادارے ہیں وہاں جانے کے لئے ان سے این او سی لینی پڑتی ہے اور جب یہ اجازت لینی پڑی ہے تو کون رسک کرے گا کہ وہ آپ کو امداد بھی دے اور اس کی جان کو بھی خطرہ ہو اور جانے پر بھی خطرہ ہو۔ میں واضح طور پر کہوں گا کہ اس صوبے میں پیدا کردہ جھگڑے میں ان کو از خود پیدا کردہ جھگڑے کہوں گا اور بدقسمتی سے پچھلے سات سال میں ان جھگڑوں کو بدلوں کو روکنے کی بجائے وہ مسلسل پھیلتی رہی ہیں اور اس کی وجہ سے صوبے

کے مختلف علاقوں میں اور حتیٰ کہ اس صوبے کے کیپٹل میں بھی لوگوں کو بجا طور پر عدم تحفظ کا احساس ہے اور یہاں کسی غلط بیانی سے کام نہیں لینا چاہئے اور ان علاقوں میں ہم پاکستان کی سطح پر نہیں۔ بین الاقوامی سطح پر بدنام ہوئے ہیں یہ کیسا علاقہ ہے اور یہاں پر کیسے لوگ رہتے ہیں تو میں یہ توقع رکھوں گا کہ ترقی کے کام کروانے کے لئے ہم کسی قبیلے یا فریق کے خلاف نہیں ہیں ہم وہ لوگ ہیں کہ اس دنیا میں صلاح اور خیر چاہنے والے لوگ ہیں میں کہوں گا کہ اس میں حکومت کی عدم دلچسپی ہے اور یہ ایجنسیوں کی مداخلت کی وجہ سے یہاں یہ ہوا ہے یہ پہلے بھی اس طرح سے پھیلتے رہے ہیں میں اپنے وزیر اعلیٰ سے یہ توقع رکھوں گا کیونکہ وہ میرے آئیڈیل بھی ہے۔ ۵ فروری کو جب بلوچستان اسمبلی کے نتائج سامنے آئے جیب زئی اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے میرے اور میرے دوستوں کے ذہن میں آیا کہ بلوچستان میں یہی ایک ایسا شخص ہے جو بلوچستان کو امن امان اور ترقی دینے کی صلاحیت بھی ہے اور جس کا دعویٰ بھی ہے وہاں سے ہم نے ٹیلی فون کے ذریعے اپنا ووٹ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ میں آج بہت مطمئن ہوں اور خوش ہوں یہ چیزیں ان کو سامنے رکھنی چاہئیں۔ جو ایک بات میں نے کل بھی کی تھی کہ بلوچستان کے عوام میں تبدیلی کا احساس ہے تبدیلی کا یہ احساس نہیں کہ ٹی وی پر پروپیگنڈہ کرتے رہیں۔ اور ان قبائلی جھگڑوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سماج دشمن عناصر اور جرائم پیشہ عناصر نے صوبہ کے تمام عوام کے جان اور عزت کو خطرہ پیدا کر رکھا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ علاقہ ٹرائی اینگل کی صورت میں دس تا بیس میل کے فاصلے پر ہے جو کہ سید حمید سے قلعہ عبداللہ تک، قلعہ عبداللہ سے گلستان تک گلستان سے سید حمید تک۔ یہاں کسی وقت کسی مرحلہ پر بھی نہ کسی کا مال محفوظ ہے نہ کوئی راستہ محفوظ۔ نہ کسی راستے پر پر نہ کسی روڈ پر۔ جب ہم کسی شخص کو اپوائنٹ کراتے ہیں اپوائنٹ منٹ میں جب لکھا جاتا ہے کہ آپ کو فلاں دفتر یا اسکول میں تعینات کیا گیا ہے جس میں گلستان کا لفظ لکھا جاتا ہے تو لوگ اس ملازمت کو نہ لینے پر زیادہ خوش ہوتے ہیں اور میں نے اس حلقے میں اس حلقے کے عوام سے اور مختلف قبائل نے اس بات پر ہمیں ووٹ دیا ہے کہ امن اور صرف امن میں اپنے گھر تک نہیں جا سکتا۔ کوئی بھی

آدمی ہو محفوظ نہیں۔ یہاں سے بین الاقوامی راستہ گزرتا ہے جس کی وجہ سے ہماری بین الاقوامی طور پر بدنامی ہوئی ہے ایشیائی راستوں کے لوگ۔ افغانستان کے لوگ انڈیا کے لوگ ہرگز اس راستے سے گزرنا پسند نہیں کرتے ہیں ان کی کئی بار گاڑیاں چھینی گئی ہیں۔ ان کی بے عزتی کی گئی ہے اور اہل خانہ کے سامنے ان کی بے عزتی کی گئی ہے۔ صرف تبدیلی اخبارات میں پروپیگنڈہ کرتے رہیں۔ ایک مزدور کو کارخانے میں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ میرے حق میں تبدیلی آئی ہے۔ مزدور کو کسی گیراج میں کام کرتے ہوئے یہ احساس خود بخود ہو جانا چاہیئے کہ تبدیلی آئی ہے اور مثبت تبدیلی آئی ہے۔ ایک سرکاری اہل کار کو دیانت دار ہو اس کو اعتماد ہونا چاہیئے کہ میری عزت نفس کا تحفظ ہوگا اس کو کسی کی مرضی پر نہیں رکھا جائے گا بلکہ یہاں پر دیانت دار سرکاری اہل کاروں کو مکمل تحفظ ہوگا کام کرنے کا احساس دلانا ہے میں نامنتخب وزیر اعلیٰ کو مبارکباد دونگا کہ بہت عرصے سے لوگوں کو یہ خیال آیا کہ آج تبدیلی ہوگی اور ہمارے مفادات کا تحفظ کرنے والا ہمیں وزیراعلیٰ ملا ہے۔ ساتھ ساتھ کل انہوں نے جو اشارہ کیا تھا جو کرائے کے گھر کی طرح اس صوبے کو استعمال کرتے رہے ہیں وہ اس کو اپنا گھر سمجھ کر اس کے لئے سوچیں گے۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں ایک بار پھر ان کو اعتماد کا ووٹ لینے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر شکریہ بسم اللہ کاکڑ صاحب۔ جی مولانا صاحب۔ کریم نوشیروانی صاحب آپ سے پہلے مولانا صاحب کا نمبر ہے۔ نوشیروانی صاحب آپ کا بعد میں نمبر ہے۔ جی مولانا صاحب۔

وڈیرہ عبدالخالق بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ میں اپنے اور اپنے جماعت کے دوستوں کی طرف سے جناب سردار محمد اختر مینگل کو اعتماد کا ووٹ لینے اور بحیثیت وزیراعلیٰ بلوچستان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ سردار محمد اختر پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ کے سسٹم کو مخلصانہ انداز سے لیکر چلیں گے۔ جسطرح ممبران صوبائی اسمبلی نے بھاری اکثریت سے سردار صاحب کو منتخب کرکے ایک دانشمندانہ فیصلہ کیا۔ اُمید ہے کہ سردار صاحب اسطرح ممبران صوبائی اسمبلی کو اعتماد کیساتھ چل کر بلوچستان کی ترقی اور عوام

کی خوشحالی کیلئے بلوچستان کو بروئے کار لاکر حقوق کی پاسداری کریں گے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر شکریہ۔ مولانا صاحب میں آپ کو اور ہاؤس کو یہ گزارش کر دوں کہ اگر آپ نے لکھی ہوئی تقریر پڑھنی ہے تو اسپیکر سے اجازت لی جاتی ہے۔ آئندہ کبھی آپ کوئی صاحب پڑھی ہوئی تقریر چاہئے بولنا پڑھنا ہو تو اسپیکر سے اجازت لیا کریں۔ مہربانی جی۔ جناب عبدالکریم نوشیروانی صاحب۔

میر عبدالکریم نوشیروانی بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب میں بلوچستان نیشنل موومنٹ کی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے جناب سردار اختر مینگل صاحب کو اعتماد کا ووٹ لینے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی اُمید کرتا ہوں کہ وہ خود اس خطہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے اس خطہ سے جنم بھی لیا ہے اسکی قربانیاں بھی ہیں اور اس کو پتہ ہے کہ یہ صوبہ کیا چاہتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں اس صوبے میں کیا کرنا ہے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے انکو یہ یقین دلایا ہے کہ آپ سالار کاروان ہیں۔ آپ اس بلوچستان کے مالک ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو اس جمہوری کاروان کے ساتھ ہمیں ساتھ لیکر چلیں میرے خیال میں کوئی کام آپ کے لئے مشکل نہیں ہے۔ اگر نہیں آپ نے ون وے ٹریفک One Way Traffic چلایا۔ جمہوریت کے اندازے یہی ہے کہ ون وے ٹریفک میں ہمیشہ ایکسیڈنٹ ہوتا رہے گا اور میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ نوجوان بھی ہے۔ تعلیم یافتہ بھی ہے۔ بیس پچیس سال یعنی دس پندرہ سال اسکا تجربہ ہے اس پالیٹکس میں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ ون وے ٹریفک جمہوریت میں نہیں چلاتا ہے۔ کیونکہ جمہوریت میں جیئو اور جینے دو دونوں راستے ہیں۔ خود بھی جیئو اور اپنے اپوزیشن کو اور اپنے کولیگز Colleagues کو اپنے ساتھیوں کو بھی جینے دو۔ جناب والا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ پچھلی حکومتوں نے جو گند کیا ہوا ہے آپ انکو چھوڑیں۔ وہ جانے اور ان کے اعمال جانیں۔ آپ اپنی ٹیم کو لیکر چلیں۔

میرے دوست نے فرمایا کہ " ماضی میں کرپشن [illegible] آیا میں اس سے پوچھتا ہوں کہ ماضی میں کون تھا؟ وہ آپ ہی تھے۔ جنہوں نے بلوچستا[illegible]ن کروڑ کا گز لگایا۔ مجھے وہ گز دکھائے

کہ چالیس کروڑ کا گز اس بلوچستان میں چالیس کروڑ کا درخت لگاتا ہے جہاں لوگوں کو پانی نصیب نہیں ہے۔ تو گز بغیر پانی کے کیسے زندہ رہ سکتے ہیں۔ کوسٹل ایریا میں بارڈر کے ایریا میں چالیس پچاس کروڑ روپے کا درخت کاری کیا گیا جبکہ ان کا نام و نشان نہیں ہے۔ یہ دیدہ دانستہ کرپشن تھا۔ یہ بالکل دنیا نے دیکھا۔ کوسٹل ایریا کو انہوں نے وہاں سے اسپیشلٹی especially یہاں تک کہ فرانس کے ایک ایکس وزیراعظم کو لیکر آئے وہ اور اسکی وائف Wife تھے۔ اس کوسٹل ایریا کو دکھایا اور اسکو کہا کہ " ہم اس کو بیچنا چاہتے ہیں" اس نے کہا کہ " یہ عجیب قوم ہے کہ ہم کیسے اسکو لے سکتے ہیں؟" اس نے کہا کہ " ہم دینے کے لئے تیار ہیں اگر آپ لیں گے"۔ میراخیال ہے کہ ہمارے معزز مہمانان گرامی بھی تشریف رکھتے ہیں۔ ان سب کو علم ہے کہ فرانس کے ایکس صدر یا وزیراعظم تھا جو اپنے وائف کے ساتھ آیا تھا اور جناب زرداری بھی اسکے ساتھ تھا پورا کوسٹل ایریا کا اسنے سروے کیا اور اسکو دیکھا بھی۔ انہوں نے کہا کہ " لگاؤ اسکا کیا قیمت ہے؟" اس نے کہا کہ " بھائی بتاؤ ہم تو دینے کے لئے تیار ہیں آپ کیا دے سکتے ہیں؟" مگر یہ ہماری خوش قسمتی تھا کہ وہ گورنمنٹ جلدی ڈیزالو Dissolve ہوا۔ ورنہ آدھا بلوچستان بک چکا تھا اس وقت۔ یہ کون تھا؟ یہ ماضی کی وفاقی گورنمنٹ تھی۔ یہ پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ تھی جو کہ آج بے سروپا بیٹھا ہوا ہے اور آہ و پکار کر رہا ہے کہ میرے ساتھ ظلم ہوا۔ جب آپ نے ظلم کیا پاکستان کے ساتھ تو آپ کے ساتھ بھی ظلم ہوتا ہے۔ جناب والا میں نے جو کل اپنی تقریر میں کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کے ساتھی ہیں۔ یہ ایک جمہوری پروسس Process ہے۔ یہ ایک جمہوری پروسس ہے اس میں الیکشن بھی ہوتا ہے ووٹ بھی ہوتا ہے۔ کچھ اپوزیشن میں بیٹھتے ہیں کچھ اقتدار میں بیٹھتے ہیں۔ اس میں آپ ..... پھر بھی ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ تعمیر و ترقی کے لئے بلوچستان میں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اپنی پارٹی کے جو موقف ہے ہم اس کو آپ کے سامنے پیش کریں گے۔ آپ ایک قدم آئیں گے ہم دس قدم آئیں گے۔ اگر آپ ایک قدم روکیں گے تو ہم دس قدم پیچھے جائیں گے۔ ہم آپ کے ساتھی ہیں آپ کے کولیگز Colleagues ہیں۔ اور انشاء اللہ احسن طریقے سے آپ کو ڈیل

کریں گے آپ کو چلائیں گے۔ اور جہاں تک ملک میں کرپشن ہے۔ میں اسکا بھی تائید کرتا ہوں کہ ملک میں کرپشن ہوا ہے۔ ان لوگوں نے اعمال کی وجہ سے آپ دیکھیں آج وہ اکیلے بیٹھے ہوئے ہیں جنھوں نے کرپشن کیا ہے۔ اور دوبارہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں جناب۔ آپ صرف اتنا کریں کہ مرکز میں اس دفعہ آپ بڑے دھوم و دھام سے اپنی ٹیم کو لیکر جائیں۔ اس کو بولیں کہ " بلوچستان میں مجھے ایریا وائز فنڈز Area wise funds فنڈ دو"۔ پاپولیشن Population میں آپ کو فنڈ نہیں ملتا ہے کیونکہ بلوچستان میں پاپولیشن بہت کم ہے اور مجھ جیسا پاپولیشن ہے آپ اسکو کور Cover نہیں کر سکتے ہو۔ جناب والا اگر آپ بلوچستان میں کام کرنا چاہتے ہو تو مہربانی کر کے ٹیم کو لیکر کے چلو اور ان کو بتاؤ کہ " مجھے ایریا وائز فنڈ Area wise fund دو"۔ جب آپ کو فنڈز ملے گا بلوچستان میں کھپائیں ورنہ آپ کو اس صورت میں جو آپ کو بھیک دے رہے ہیں اس میں آپ نہیں کھپا سکتے ہو بلوچستان کو اور اپ کا جو کوٹہ ہے آپ کے بلوچستان کے جو ملازمتوں کا کوٹہ ہیں وہ وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ فارن سیٹیں آپ کے وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ جناب والا ان چیزوں کا تو آپ کو علم ہے ماضی میں آپ اپوزیشن میں رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہے۔ آپ نے اس ملک کو ڈیل کیا ہے۔ میں دوبارہ آپ کا مشکور ہوں اور میں اپنے Colleagues اپنے ساتھیوں کا مشکور ہوں اور جناب اسپیکر کا مشکور ہوں جنھوں نے مجھے ٹائم دیا اتنا۔ جناب والا ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ کے جمہوری کاروان کے ساتھ ہیں۔ آپ ہمارے سالار ہیں۔ آپ ہسٹری کے وہ ناخدا ہیں آپ کی مرضی ہے کہ آپ اپنی ٹیم کو سمندر میں پھینکیں گے یا پار کرائیں گے۔ اُمید ہے کہ آپ انکو پار کرائیں گے۔ آپکا ذہن اور آپکا تجربہ۔ آپ کی سیاسی بصیرت اور آپ کی قابلیت اس پر ہمیں بالکل اُمید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ بلوچستان کو ایک نمونہ بلوچستان بنائیں گے۔ جہاں تک لاء اینڈ آرڈرز کا تعلق ہے۔ وہ تو انشاء اللہ تعالیٰ جب آپ خود ٹائٹ رہیں گے اپ کا کیبنٹ ٹائٹ رہے گا آپ کا ایڈمنسٹریشن بھی ٹائٹ رہے گا۔ اگر آپ خود لوز loose رہیں گے آپ کا کیبنٹ بھی لوز رہے گا۔ تو جاکر پورا ایڈمنسٹریشن پورا انتظامیہ لوز رہیگا۔ میں

مشکور ہوں جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر شکریہ جی۔ جی جناب سردار ست رام صاحب۔

سردار سترام سنگھ (گرمکھی) اکنوئی کارسترام کرتا پکھ ڈرورے ڈرویر اقال مورت اجونی سیون گرپرساد جب آت سچ جگات سچ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ۔ جناب اسپیکر قائد ایوان معزز اراکین اسمبلی جناب محترم نواب محمد اکبر خان بگٹی جناب مولانا محمد خان شیرانی۔ جناب سابقہ اسپیکر عبدالواحید بلوچ صاحب ست سریا گال جناب اسپیکر میں اپنی تمام بلوچستان کی بھائی بنائی سکھ کمیونیٹی کی طرف سے جناب سردار اختر جان مینگل کو سہ جماعتی اتحاد کی جانب سے قائدایوان منتخب ہونے پر اور اعتماد کا ووٹ لینے پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں ان کی کامیابی دراصل ہمارے قائدین محمد اکبر خان بگٹی سردار عطاء اللہ مینگل اور مولانا محمد خان شیرانی کی اعلیٰ ظرفی اور باہمی اتفاق کا نتیجہ ہے جناب اسپیکر یہ موقع ہمارے لئے تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ جب پورے صوبے کی نمائندہ جماعتوں نے واضح اکثریت کے بل بوتے پر اختر جان مینگل کو بھاری مینڈیٹ دیا ہے۔ ہم پورے ایوان کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ جمعیت العلمائے اسلام بلوچستان نیشنل پارٹی اور جمہوری وطن پارٹی کا باہمی اتحاد بلوچستان کی ترقی کے لئے سنگ میل ثابت ہوگا۔ اس اتحاد کی حکومت سے صوبے میں خوشحالی کا ایک نیا دور آئے گا۔ آخر میں ایک بار پھر سردار اختر جان مینگل کو مبارک باد پیش کرتا ہوں بلوچستان زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب اسپیکر علی محمد نوتیزئی صاحب

میر علی محمد نوتیزئی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر سب سے پہلے اگر اجازت ہو تو ایک شعر سناؤں۔

" تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے "

جناب اسپیکر معزز اراکین مہمان گرامی اسلام علیکم۔ میں اپنے قائد ایوان جناب سردار اختر

مینگل کو بھاری اکثریت سے قائد ایوان منتخب ہونے پر اور آج کی اس تاریخی دن میں اعتماد کا ووٹ لینے پر اپنی اور اپنی پارٹی اور اپنے حلقہ انتخاب کے عوام کی طرف سے دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور دُعا کرتا ہوں۔ جس تعداد میں معزز اراکین نے ان پر اعتماد کیا۔ وہ ان پر پورا اتریں گے۔ اور ہمارے پسماندہ علاقے کے مسائل کی طرف خصوصی توجہ دیں گے۔ جناب اسپیکر میں آپ کی توسط سے قائد ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ آپ کے ساتھ بلوچستان کے عوام کے بہت سے اُمیدیں وابسطہ ہیں۔ یہاں پر ہمیشہ عوام کا استحصال ہوتا رہا ہے۔ عوام نے اپنے حقوق کے حصول کے لئے کافی بے دریغ قربانیاں دی ہیں اور اس سلسلے میں انہیں مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملا۔ اب جبکہ ایک حقیقی اور عوامی حکومت بنی ہے۔ ہم اُمید کریں گے۔ کہ بے روزگاری۔ اقتصادی سوشل۔ قبائلی تنازعات اور سینڈک جیسے پروجیکٹ مختلف قسم کے اہم مسائل ہیں۔ ان مسائل میں کچھ صوبائی سطح پر ہے۔ اور بعض کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے۔ آپ کو بخوبی علم ہے۔ کہ اس قسم کی شکایت ہوتی رہی ہے۔ لیکن ان کی شنوائی نہیں ہوئی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ آپ بلوچستان کے حقوق لیکر دیں گے۔ اور انشاء اللہ ہمارا تعاون آپ کے ساتھ رہے گا۔ قائد ایوان بلوچستان کے مجموعی مفادات کے حصول کو انشاء اللہ ہمیشہ مدنظر رکھیں گے۔ آخر میں ایک بار پھر اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب اسپیکر شکریہ جناب۔ میں گزارش کرنا چاہونگا اس ایوان سے کہ ہمارے اسمبلی کے اسٹاف نے جب گنتی کی تو انھوں نے کھڑے ہوئے معزز ممبران جو پچیس (۲۵) تھے کو چھبیس (۲۶) اس لئے لکھے کہ انھوں نے جناب سردار اختر جان مینگل کو بھی شمار کیا جوکہ میں سمجھتا ہوں غلط ہوا۔ کیونکہ وہ تشریف فرما تھے۔ کھڑے نہیں تھے۔ تو لہذا تصیح کرنا چاہونگا۔ کہ پچیس (۲۵) معزز اراکین نے اعتماد کا ووٹ دیا ہے۔ میں اس کی تصیح کرنا چاہتا تھا۔ ایوان کے سامنے۔ مہربانی۔ مولانا عبدالواسع۔

مولانا عبدالواسع الحمد اللہ و کفا و صفا و سلام (عربی)

جناب اسپیکر ۔ معزز اراکین اسمبلی جناب نواب محمد اکبر خان بگٹی مولانا محمد خان شیرانی اور دیگر معزز مہمانوں آج ہم اس معزز ایوان میں جو خوشی محسوس کر رہے ہیں ۔ وہ صرف اور صرف یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی حکومتیں بنتی رہی تھیں ۔ لیکن آج کا دن دوسرے حکومتوں کی نسبت اس لئے مختلف ہے کہ آج کی یہ بنی ہوئی جو حکومت ہے یا جو قائد ایوان ہے ۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہاں بلوچستان کے نمائندوں نے اور نمائندہ جماعتوں نے اپنی مرضی کے مطابق اور اپنے قائدین کی سرپرستی میں اپنی حکومت تشکیل دی ۔ لیکن اس سے پہلے جو پاکستان کی مقتدر حلقے اپنے کو کہتے ہیں ۔ یہاں کبھی کبھار ہمارے نواب اکبر خان بگٹی صاحب ان کو نادیدہ قوتیں کہتے ہیں ۔ تو وہ نادیدہ قوتیں زیادہ سرگرم عمل ہوتے تھے ۔ اور اس کی سرپرستی میں ہمارے حکومتیں بنتی جاتی تھیں لہٰذا جو آج کل ہم یہ محسوس کر رہے ہیں ۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ ہمارے سابقہ حکومتوں نے ہمارے صوبے کے فلاح و بہبود کے لئے کام نہیں کئے ۔ اور جو بدعنوان حکومتیں سمجھی جاتی ہیں اور اس ایوان میں ہر ایک کہتا ہے پہلی حکومتوں نے اس صوبے کی بہتری کے لئے کچھ نہیں کیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ دوسرے نے ہمارے اوپر مسلط کیا تھا ۔ اور مسلط کردہ لوگ اپنے لئے سمجھتے ہیں اپنی ذات کے لئے سمجھتے اور اپنے آقاؤں کیلئے سمجھتے ہیں ۔ لیکن اس صوبے کی بہتری اور عوام کے لئے نہیں سوچتے ۔ تو جناب اسپیکر یہ ذمہ داری جو ہمارے اوپر عائد ہوتی ہے اور ہم جو دعویٰ کرتے ہیں ۔ تو اس کے ساتھ اور اس ضمن میں جناب اختر مینگل کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اسکے ساتھ ساتھ میں یہ کہتا ہوں ۔ اور اللہ جل جلالہ سے دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ جل جلالہ ان کو اور انؐ کے ساتھیوں کو یہ توفیق عطاء فرمائے کہ یہ دعویٰ جو ہم کرتے ہیں ۔ اور عملی طور پر ہم نے ثابت بھی کر دیا لیکن اس پر عمل کرنے اور اس پر چلنے کی ہمیں اللہ جل جلالہ توفیق دے ۔ اور جناب اسپیکر جمعیت علمائے اسلام نے اختر مینگل صاحب پے جو اعتماد کا اظہار کیا ہے ۔ تو جماعت نے اور ہماری پارٹی نے کسی شخصیت پر اعتماد نہیں کیا کہ کسی شخص کی شخصیت بڑھ جائے یا کسی طبقے کو بالادست رکھنے کیلئے ان پے اعتماد کیا اس وجہ سے نہیں بلکہ جناب اسپیکر جمعیت اور اس

معزز ایوان کے جو بھی اراکین ہیں انہوں نے سردار اختر جان پہ جو اعتماد کیا ہے۔ تو محبتوں کو پھیلانے کے لئے اور نفرتوں کو ختم کرنے کے لئے جناب اسپیکر ہمارے صوبے کی ایک بدقسمتی یہ بھی ہے کہ جو خود غرض لوگ ہیں وہ اس صوبے میں نفرتوں کا جال بچھاتے ہیں تو ایک واحد جمعیت علماء اسلام ہے کہ اس کے لئے ہر وقت اس سے پہلے بھی جمعیت علماء اسلام نے اس کے لئے کردار ادا کیا ہوا ہے اور یہ صوبہ جس نفرتوں کی آگ میں جل رہا تھا تو اس جمعیت علماء اسلام نے اور اس کے قائدین نے اس آگ کو بجھانے کے لئے اپنا کردار ادا کیا لہٰذا آج بھی ہم نے اس اعتماد کے ساتھ اور آج بھی ہم نے اس مقصد کے لئے جناب سردار اختر جان مینگل صاحب پہ اس مقصد کیلئے اعتماد کیا ہے۔ اور اگر خدا نہ کرے اور اللہ تعالیٰ ایسا موقع ہمارے اوپر نہ لائے کہ اس اعتماد کو ٹھیس پہنچ جائے اگر سردار اختر جان نے پھر بھی ہمارے اس اعتماد کو ٹھیس پہنچا دیا تو جناب اسپیکر ہماری روایات آپ کے سامنے ہیں۔ ہم نے اس صوبے میں ایک روایت قائم کیا ہوا ہے۔ ہمارا مقصد کبھی حکومت اور وزارتیں اور حکمرانی نہیں ہے ہمارا مقصد ایک اللہ جل جلالہ کا نظام اور اللہ جل جلالہ کی دعوت چلانا یہ ہمارا مقصد ہے اور مسلمانوں اور اس صوبے کے دوستوں کے درمیان محبت پھیلانا یہ ہمارا مقصد ہے اگر ہمارا مقصد اس حکومت سے پورا نہ ہو سکا۔ تو انشاء اللہ ہماری روایات اور ہماری تاریخ آپ کے سامنے ہیں۔ جناب اسپیکر آخر میں ایک بار پھر میں جناب اختر جان مینگل صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ اگر ان معزز قائدین جیسے حضرت مولانا محمد خان صاحب شیرانی، سردار عطاء اللہ خان مینگل اور نواب اکبر خان صاحب بگٹی ان قائدین کی سرپرستی ان کو حاصل تھی۔ تو انشاء اللہ یہ کبھی ناکام نہیں ہوگا۔ اللہ ہم دونوں کی نصرت فرمائے اور سب ایوان اور اس معزز اراکین کو اللہ جل جلالہ یہ توفیق دیں کہ اس صوبے کے لئے اس کی خدمت کے لئے اسلام کی خدمت کے لئے اور غریب انسانوں کی خدمت کے لئے اپنی صلاحیتیں استعمال کریں۔ اسلام زندہ باد پاکستان پائندہ باد۔

انگلش

Mir Jan Muhammad Jamali, MPA Mr. Speaker Sir, I thank you for allowing as to speak in the language in which we can impart the sense Balochi, Pushto, and Urdu, I have had wished Maulana Sahiban had taken it have been Arabic, Sir, our province------

Mr. Speaker You are allowed to speak in English also. Thank you.

Mir. Jan Mohammad Jamali, MPA Right sir.

Mr. Speaker Thank you.

Mir Jan Mohammad Jamali, MPA Since the inception of our province from 1970, in which the democratic process was in a limited period of time. It is interesting that part of our country which was majority in the population wise, that is then East Pakistan now Bangla Desh, had to leave us on the plea of equality then Punjab was asking for equality in form of once Unit, in which we had also part of the one Unit against the wishes of most of the people of West Pakistan. That is ethnically, tribally and culturally. 1973 constitution is very interesting for the reason when East Pakistan had to become Bangla Desh. Again the population factor was used, because then they upon to rule our biggest province, the equality was by passed and the thing came of us on population basis. From that day onwards the problem had set it. Our first elected Assembly on adult franchise the members took oath of office and our illustrious Sardar Attaullah Khan became the first Chief Minister of this province. But the attitude were the civic moral attitudes in which there is no tolerance and no acceptability. The Provincial Governments of Frontier and Balochistan were set and we the people of Balochistan